Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۹۲ منگل ۱۴ - رجب ۱۴۱۴ھ ۲۸ - فتح ۱۳۷۲ ہش ۲۸ - دسمبر ۱۹۹۳ء

## تم نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# مذہب کے نام پر نفرتیں نہیں بلکہ محبت کے پھول بچھانے چاہئیں

## قادیان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی روز دس ہزار احمدیوں کی شرکت

### حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب ماریشس سے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

روز ہل (ماریشس): ۲۴- دسمبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سے خطبہ دیتے ہوئے قادیان کے جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔ اور بتایا کہ قادیان کے جلسہ میں ۱۰/ ہزار احمدی مرد و زن شریک ہیں اور پوری عمدگی سے یہ افتتاحی خطاب سن رہے ہیں جو دارالسلام روز ہل ماریشس سے دنیا بھر میں چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو کے ۲۵ میٹر بینڈ پر نشر کیا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مذہب انسانی قدروں میں اضافے کا کام کرتا ہے۔ خدا کے نام پر نفرتیں نہیں بلکہ محبت کے پھول بچھائے جانے چاہئیں۔ حضور نے اہل قادیان کو نصیحت فرمائی کہ اپنے سکھ بھائیوں کے ساتھ محبت اور حسن سلوک کا اظہار کریں تاکہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ نے بھائی چارے کی جو مہم چلائی ہوئی ہے اسے کامیابی حاصل ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کے ضمن میں گزشتہ خطبات کے تسلسل میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ذکر کے مبارک طریق بیان فرمائے اور سیرت نبوی کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہم سب قادیان کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر کی احمدی جماعتیں بھی اس بین الاقوامی جلسہ میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ انتظامات کئے ہیں جلسہ لنڈن میں ہو یا قادیان میں یا ماریشس میں ہم سب عالمی مواصلاتی رابطے کے ذریعے اس میں شامل ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قادیان ہمارے لئے مبارک اور معزز مقام ہے اور اس سے ہماری پاکیزہ یادیں وابستہ ہیں۔ اس لئے آج کا دن ہمارے لئے غیر معمولی دن ہے۔ اللہ کی توفیق سے آج ہم سب جو یہاں ماریشس میں موجود ہیں یا باقی دنیا میں موجود ہیں اس بین الاقوامی جلسے میں شرکت کر رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض دیگر دینی اجتماعات کا ذکر فرمایا جو اس وقت دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے تحت ہو رہے ہیں جن جماعتوں کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا۔ ان کا ۱۰ واں سالانہ اجتماع اور دوسری مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ بعض عرب ممالک کی لجنات اماء اللہ۔ جماعت احمدیہ ضلع جہلم۔ واہ کینٹ۔ جماعت احمدیہ فجی۔ نائیجیریا اور نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نائیجیریا میں شمالی علاقے کے ایک معزز امیر مجھے انگلستان آکر ملے تھے۔ وہ بھی نائیجیریا کے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہیں۔ ان کو میں اپنی طرف سے اور تمام جماعتوں کی طرف سے سلام کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شمولیت کو ان کے لئے اور ان کے علاقے کے لئے بھی بابرکت کرے

اس کے بعد دیگر ممالک کے دینی اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں تربیتی کورسز جاری ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جماعت دعوت الی اللہ کے میدان میں سب پر بازی لے گئی ہے حیرت انگیز انقلابی کام کر رہی ہے اور بہت تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ ان کو میں نے خصوصیت سے یہ نصیحت کی کہ جن جن کو احمدیت قبول کرنے سعادت مل رہی ہے ان کی مستقل تربیت کا انتظام کریں۔ اور اس کا طریق بھی انہیں سمجھایا۔ اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ لوگ بالکل میری ہدایت کے مطابق پوری تندہی اور اخلاص سے اور بڑی عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ اس تربیت میں نو احمدیوں کے سپرد کام کئے جاتے ہیں۔ ان کو تنظیم سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

قادیان کا جلسہ قادیان کے جلسہ سالانہ

مسلسل صفحہ ۲ پر

## درخواست دعا

○ محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب جو آج کل اپنے داماد مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کے پاس ہارٹلے پول (برطانیہ) تشریف لے گئے ہوئے ہیں کو چند روز پہلے دل کی تکلیف ہوئی ہے اور وہ وہاں ہسپتال کے Intensive care unit میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مکرم بریگیڈیئر صاحب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ملک محمد نواز صاحب کئی روز سے معدہ میں سوزش اور گردہ اور پتہ میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب آف مانٹریال۔ کینیڈا کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ جو فالج سے بیمار ہو گئی تھیں ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ سہارے سے چل لیتی ہیں۔ کمزور ہیں۔

○ تقریباً ایک ماہ سے مکرم محمد اسلم صاحب احمدی ایجنٹ کوکا کولا خانیوال بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

## تقریب نکاح وشادی

○ مکرم ظہیر احمد صاحب کھوکھر شاہد مربی سلسلہ ابن مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب کا نکاح عزیزہ مکرمہ امتہ الودود صاحبہ بنت مکرم صادق محمد صاحب فضل منزل فیکٹری ایریا کے ساتھ مکرم نسیم سیفی صاحب نے ۲۰- دسمبر ۱۹۹۳ء کو دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ خطبہ میں آپ نے قول سدید کی وضاحت کی۔

رخصتانہ کے اگلے روز مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے انصار اللہ کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے علاوہ بعض دیگر شہروں کے احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر طرح بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آج دنیا کے کونے کونے سے احمدی افراد قادیان آئے ہیں قادیان کی مقامی آبادی اور اطراف کی آبادی میں بھاری اکثریت سکھ صاحبان کی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ احمدیوں سے بڑے سلوک سے کام لیا ہے۔ ان کے ساتھ مذہبی اختلافات اپنی جگہ پر ہیں مگر انسانی سطح پر اعلیٰ تعلقات استوار کرنا ایک الگ بات ہے۔ مذہبی اختلافات اس کو روکتے نہیں۔ مذہب انسانی قدروں میں اضافے کی خاطر کام کرتا ہے۔ اللہ سے تعلق بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسانوں سے بھی تعلق مقدس اور پاکیزہ ہوتا جاتا ہے۔ خدا کے نام پر نفرتیں نہیں بلکہ محبت کے پھول بچھائے جانے چاہئیں۔ اس پہلو سے قادیان کے باشندے اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ سکھوں کے عقائد سے ہمیں اختلاف ہے اور ان کو بھی ہمارے عقائد سے اختلاف ہے۔ لیکن دنیا کے ہر مذہبی گورو کی یہی تعلیم ہے کہ انسان کو انسان سے محبت کرنی چاہئے۔ کلام الٰہی نے ہمیں یہی سکھایا ہے کہ احسان کی جزاء جوابی احسان سے ہی دی جاسکتی ہے۔ پس اپنے سکھ بھائیوں سے حسن سلوک کریں حتی کہ اس حسن سلوک کی یادیں اور زیادہ حسن سلوک کے راستے ہموار کردیں۔ اور تمام دنیا میں بھائی چارے کی جو مہم جماعت نے چلائی ہے اس کو کامیابی حاصل ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۱۹۹۳ء کے سال کو ہم نے "انسانیت کا سال" قرار دیا تھا۔ تاکہ مختلف قوموں اور علاقوں میں انسانیت کی قدروں کو فروغ دیا جاسکے۔ اس سال کا اختتام قادیان کے اس جلسہ پر ہو رہا ہے دعا ہے کہ یہ جلسہ انسانیت پر اپنے میٹھے اثرات چھوڑ جائے۔

**ذکر الٰہی کا مضمون** اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات کے سلسلے میں ذکر الٰہی کے مضمون کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہ مضمون صرف ایک جلسے کا مضمون نہیں بلکہ عالمی طور پر تمام بنی نوع انسان کا یہ مضمون ہے۔ یہ کسی ایک لمحے کی بات نہیں تمام دنیا کے ہر ہر لمحے کا اس سے تعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر مذہب نے ذکر الٰہی پر کچھ نہ کچھ زور دیا ہے۔ مذہب کا آخری خلاصہ ذکر الٰہی ہے۔ میں نے گزشتہ خطبہ میں امرء القیس کے ایک شعر کا ذکر کیا تھا جو راہ چلتے ہوئے کسی نشان کو دیکھ کر اپنے محبوب کو یاد کرتا اور اس کی یاد میں روتا تھا۔ جب ایک شاعر اپنے محبوب کا ذکر اس محبت سے کرتا ہے تو ہم اپنے محبوب اللہ کے ذکر سے کس طرح غافل رہ سکتے ہیں۔ انسان کو اللہ کے ذکر کے لئے کوئی نشانیاں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان دنیا کا مطالعہ کرے یا اپنے نفس میں ڈوب جائے تو انسان ذکر اللہ کرسکتا ہے۔ اللہ کی عظمت اور اس کی تسبیح و تحمید کے نشان انسان کو ہر طرف مل سکتے ہیں جوں جوں انسان کی روحانی صلاحیت ترقی کرتی ہے اس کی اندرونی روشنی جلا پاتی ہے اس کو اللہ کے ذکر کے نشانات روشن تر ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے زیادہ خدا کو کسی نے یاد نہیں کیا۔ آپ ﷺ ایک ایسا پاکیزہ وجود تھے جو کلیتہً خدا کی محبت میں غرق ہو گیا تھا۔ اس ضمن میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ذکر کی متعدد ایمان افروز اور دلکش مثالیں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے بیان فرمائیں۔

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اللہ کو ہر وقت یاد رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا کوئی لمحہ اللہ کے ذکر سے خالی نہ تھا۔

ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے اللہ کے جلال اور کبریائی کا ذکر اس درجہ شان اور قوت کے ساتھ فرمارہے تھے کہ منبر بڑی شدت سے لرز رہا تھا۔ اتنی شدت سے کہ خطرہ تھا کہ کہیں یہ ٹوٹ کر گر نہ پڑے۔ یہ ایک عاشق صادق کی کیفیت تھی جو اپنے محبوب کے جلال اور عظمت کا تذکرہ کر رہا ہو۔

ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ میری عبادت کے لئے خود کو فارغ کرلیا کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیری چھاتی کو غنا سے بھر دوں گا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ دولت عطا کردوں گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا پیار اس کو اتنا ملے گا کہ وہ دنیا سے ہی مستغنی ہو جائے بعض دنیاوی ضرورت مند ایسے ہوتے ہیں کہ عبادت کے وقت بھی ان کی توجہ اللہ کے ذکر سے ہٹ کر اپنی ضروریات پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ان ضرورتوں سے ہی مستغنی ہو جاؤ تو اپنی چھاتی کو میرے سوا ہر دوسری ضرورت سے خالی کرلو۔ تب میں تمہیں اتنا دوں گا کہ تمہاری تمنا یہ کہے گی کہ میں سیراب ہو گئی۔ میرا پیٹ بھر گیا۔ اب اور مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ یہ فرماتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والے تک غربت نہیں پہنچے گی۔ دنیا کے جھمیلے اور اس کی ضرورتیں اللہ خود پوری کردے گا۔ اور اس طرح اسے آخرت بھی ملے گی اور دنیا بھی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو میں تمہارے ہاتھ کاموں سے ہی فارغ نہیں کروں گا۔ تم دن رات لگے رہو گے مگر ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ جن کو اللہ غناء عطا نہ کرے ان کو کروڑ بھی مل جائیں تو ان کی حرص اربوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر اربوں مل جائیں تو ان کی حرص کھربوں تک پہنچتی ہے۔ ایک وادی مل جائے تو ایک اور وادی کی حرص رہتی ہے اگر پوری دنیا بھی مل جائے تو کہیں گے ایک اور دنیا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر پیسہ طمانیت اور سکون نہیں بخشتا۔ وہ پیسہ جو ذکر کرنے والوں کو نصیب ہوتا ہے وہ سکون دیتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک اور حدیث کا ذکر فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن عباس نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ کون شخص ہے جس کے پاس بیٹھنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص جس کے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور جس کے عمل سے آخرت کا خیال آئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ خود آنحضرت ﷺ سے زیادہ تو اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا جس کے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے ذکر میں زیادہ وقت گزاریں۔ آپ ﷺ کی سیرت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ یہ گویا آپ ﷺ کے ساتھ وقت گزارنے والی بات ہے۔ احادیث کا مطالعہ کریں یہ علم کا خزانہ ہے۔ ہر خزانے کے نیچے اور زیادہ خزانے پوشیدہ ہیں۔ آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جتنا ممکن ہو میرے پاس وقت گزارو میری باتوں سے تمہیں خدا کا ذکر ملے گا۔ چنانچہ اصحاب الصفہ وہ تھے جنہوں نے اس مضمون کو خوب سمجھا اور دنیا کو تج کر آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے سب کاروبار حیات چھوڑ دیئے۔ اللہ ان کی ضروریات کا خود کفیل ہو گیا اور پھر اللہ نے ان کو دین کے علاوہ دنیا کی دولتیں بھی عطا کردیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک اور نہایت پر لطف اور لذت آفریں روایت بیان فرمائی۔ حضرت ربیعہؓ آنحضرت ﷺ کے خادم تھے ایک دن آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ حضرت ربیعہؓ نے عرض کی میں صرف یہ مانگتا ہوں کہ جنت میں مجھے آپ کا ساتھ میسر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اس کے لئے دعا کروں گا لیکن تم بھی کثرت سجود و صلوٰۃ سے میری مدد کرو۔ اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کی کسر نفسی بھی ظاہر ہوتی ہے کہ تم نے بہت زیادہ مانگ لیا ہے۔ جتنی میری طاقت ہے میں وہی دے سکتا ہوں۔ اللہ دینے والا ہے۔ میں کوشش کروں گا لیکن تم بھی ساتھ کوشش کرکے میری مدد کرو۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت معاذؓ نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر اپنی محبت کے اظہار کے طور پر فرمایا میں تم کو ایک دعا سکھاتا ہوں۔ یہ دعا مانگا کرو۔ اے خدا! مجھے اپنے ذکر کی توفیق دے۔ اپنے شکر کی توفیق دے اور نہایت حسین عبادات کی توفیق دے۔

حضرت عائشہؓ ایک رات جاگیں تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بستر پر نہ تھے۔ آپ تلاش میں نکلیں تو دیکھا کہ ایک ویران جگہ پر آنحضرت ﷺ سجدہ ریز تھے اور دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ میں تیری ناراضگی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کرلیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔

قریشی محمد عثمان صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا۔

جب میں حضور سے رخصت ہونے لگا تو فرمایا بٹالہ دو بجے کے قریب پہنچو گے۔ راستہ میں کھانے کا وقت آجائے گا۔ اس لئے یہیں سے کھانا ساتھ کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے نے حضرت اماں جان اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے کہہ کر کھانا تیار کروا کر ہمارے ساتھ کر دیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا کہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں۔ اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا۔ کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار دئے۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروا دئے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کی یہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان فرمایا۔

حافظ معین الدین صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے جو آپ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کے خادم تھے اور نابینا تھے۔ فرمایا کرتے کہ مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب گھر سے کھانا لانے کے لئے بھیجتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انہیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے۔ ہمارے پاس کھانا نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گذارا کرتے۔

---

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری کمزوری سے واقف ہوں۔

انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علیٰحدگی میں بیٹھے اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔

---

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

# لجنہ کالم

اصل بات یہ ہے کہ عورتوں میں جذباتی رنگ بہت غالب ہوتا ہے۔ اگر ان کے جذبات سے اپیل کی جائے تو وہ نیکی میں کہیں کی کہیں نکل جاتی ہیں۔ ایک جنگ میں حضرت سعدؓ کمانڈر تھے۔ ان کو ایک نو مسلم سپاہی کے متعلق شکایت پہنچی کہ اس نے شراب پی ہے حضرت سعدؓ نے اسے قید کر دیا۔ حضرت سعدؓ کے سرین پر گھمبیر تھا۔ اس لئے سواری پر نہ بیٹھ سکتے تھے۔ آخر عرشہ بنوایا گیا اور عرشہ پر نیم دراز ہو کر حضرت سعدؓ احکام جاری فرماتے رہے۔ جہاں حضرت سعدؓ کا خیمہ تھا اس کے پاس ہی وہ سپاہی قید تھا۔ جس وقت لڑائی کے نعرے بلند ہوتے یا لڑائی کے میدان سے کوئی افسوسناک آواز آتی تو یہ نو مسلم غصے کی وجہ سے زنجیر کو کھینچتا اور کہتا اے کاش میں آج جنگ میں شریک ہوتا۔ کوئی مسلمان ایسا ہے جو مجھے آزاد کر دے۔ گو میں گناہ گار تو ہوں لیکن اسلام کا درد میرے سینے میں دوسروں سے کم نہیں مگر مسلمان سپاہی اس کو آزاد کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ حضرت سعدؓ کی ناراضگی سے ڈرتے تھے۔ آخر ان کی بیوی نے کہا کہ خواہ کچھ ہو جائے میں اس کی زنجیر کھول دیتی ہوں مجھ سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ انہوں نے اس کی زنجیر کھول دی۔ اور اسے آزاد کر دیا۔ وہ منہ پر نقاب ڈال کر مسلمانوں میں شامل ہو گیا مسلمان لشکر کے ساتھ مل کر وہ جس جگہ حملہ کرتا باقی لشکر کے دل بھی بڑھ جاتے تھے جب شام کو لڑائی بند ہوئی تو وہ بھاگ کر اپنی جگہ آگیا اور حضرت سعدؓ کی بیوی نے اس کو پھر زنجیر لگا دی۔ حضرت سعدؓ کو شک پڑتا تھا کہ آج حملہ کے وقت فلاں آدمی معلوم ہوتا تھا کیونکہ حملہ تو اسی طرح کرتا تھا۔ پھر کہتے وہ تو قید ہے وہ نہیں کوئی اور ہو گا۔ اگلے دن پھر جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت سعدؓ کی بیوی نے پھر اسے کھول دیا۔ اور وہ پھر مسلمان لشکر میں جا ملا اور نہایت شجاعت بہادری سے دشمن کے لشکر پر حملہ کرتا رہا۔ آخر شام کو جب مسلمانوں کو فتح ہوئی اور حضرت سعدؓ کو شک پڑ گیا کہ حملہ کے وقت مجھے وہی سپاہی معلوم ہوتا تھا جسے میں نے قید کیا ہوا ہے بیوی سے کہا تمہاری شرارت معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے تم نے اسے کھولا تھا میں تمہیں قانون شکنی کی سزا دوں گا۔ بیوی نے کہا آپ جو سزا چاہیں مجھے دیں لیکن میری غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ میرا خاوند تو محض لڑائی کا نظارہ دیکھتا رہے اور جس شخص کو اسلام کا اس قدر درد ہو کہ وہ لڑائی کی آواز پر زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرے اسے اس طرح قید رکھا جائے۔ بیوی کی یہ دلیرانہ بات سن کر حضرت سعدؓ کا غصہ جاتا رہا اور انہوں نے اس نو مسلم کو معاف کر دیا۔ پس عورتوں میں جذباتی رنگ غالب ہوتا ہے۔

---

## امام جماعت کے کلام کی تاثیر

جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

---

## یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ :-

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ ۲۲۔ اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی والدہ کے دو سفر

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اپنی والدہ ماجدہ کے دو سفروں کا ذکر سناتے ہیں۔

۱۹۲۷ء کی گرمیوں کی تعطیلات میں ہم گریڈی (صوبہ بہار) چوہدری شمشاد علی صاحب کے پاس گئے۔ (یہ میرے خسر تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں) والدہ صاحبہ بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ وہاں پہنچنے کے دن دوپہر کے بعد سو رہی تھیں کہ خواب میں دیکھا کہ صحن میں ایک پھلدار درخت ہے اور میرے گھر سے اس درخت کے پاس گئی ہیں اور ایک شاخ کو پکڑ کر اس سے پھل توڑنا چاہتی ہیں۔ اس پر والد صاحب نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ابھی یہ پھل پختہ نہیں ہوا۔ اور توڑنے کے قابل نہیں۔ جب یہ پھل پکے گا تو میں خود اسے طشتری میں رکھ کر لاؤں گا۔ والدہ صاحبہ نے والد صاحب سے کہا کہ ہم تو نو سو میل کا سفر کر کے ریل سے آئے ہیں آپ اس قدر جلد یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تو انہوں نے جواب دیا میں آپ کے ساتھ ساتھ ہی آیا ہوں۔

چوہدری شمشاد علی صاحب نے ایک شام کہا آیئے آپ کو ارواح سے گفتگو کا طریق دکھائیں اور ایک تپائی پر ہاتھ رکھوا کر تجربات شروع کئے۔ والدہ صاحبہ نے بھی کہا آیئے آپ بھی اس میں حصہ لیں۔ انہوں نے ہنس کر کہا بیٹا بھلا یوں بھی کبھی ارواح سے بات چیت ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے پھر والدہ صاحبہ کو بلایا کہ آیئے چوہدری صاحب (یعنی والد صاحب) کی روح موجود ہے۔ اس سے باتیں کر لیں۔ والدہ صاحبہ نے جواب دیا میری طرف سے کہہ دیں کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ لگایا ہوا ہے اس کا نبھانا میرے ساتھ باتیں کرنے سے بہت زیادہ مبارک ہے۔ آپ اسی میں لگے رہیں۔

والدہ صاحبہ کو سفر کا بہت شوق تھا۔ اور قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی تھی کسی قسم کے سفر سے گھبراتی نہیں تھیں حتیٰ کہ پہاڑی علاقوں میں ریل یا موٹر کا سفر بھی شوق سے کیا کرتی تھیں۔ ۱۹۲۸ء کے موسم گرما میں حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کشمیر تشریف فرما تھے۔ تعطیلات کے آنے پر ہم نے بھی کشمیر کا رخ کیا۔ لیکن سری نگر پہنچتے ہی خاکسار کو ایک کمیٹی میں شمولیت کے لئے واپس آنا پڑا۔ والدہ صاحبہ سری نگر ہی ٹھہریں۔ ان کا ہاؤس بوٹ حضرت صاحب کے قافلے کے ہاؤس بوٹ کے ساتھ ہی تھا اور عزیزم چوہدری شاہ نواز صاحب ان کے پاس تھے خاکسار کے چلے آنے کے بعد دریائے جہلم میں غیر معمولی طغیانی آگئی۔ اور دو تین روز بہت تشویش کے گذرے۔ جب خاکسار واپس سری نگر پہنچا تو والدہ صاحبہ سے ان دنوں کے حالات سنے۔ انہوں نے فرمایا مجھے اپنی تو فکر نہیں تھی باقی قافلہ والوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے وقت گذرا۔ ایک وقت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب والی کشتی خطرہ میں تھی۔ وہ وقت بہت تشویش کا تھا۔ جس رات طغیانی بہت بڑھ گئی میں تو تمام رات دعاؤں میں لگی رہی لیکن میں نے شاہنواز کو نہ جگایا۔ کہ خواہ مخواہ یہ تشویش میں رہے گا۔ البتہ میں بار بار اس کے کمرے کے دروازے میں جا کر اس کو دیکھ آتی تھی کہ آرام سے سو رہا ہے۔ اور دعا کرتی تھیں یا اللہ یہ اپنے باپ کے گھر کا آخری عمر کا تیرا عطا کردہ چراغ ہے اس کی حفاظت کیجیو۔ اور اپنی تو مجھے کوئی ایسی فکر نہیں تھی۔ مجھے اطمینان تھا کہ حضرت صاحب قریب ہیں تو ہمیں کیا خطرہ ہے۔

انہی دنوں کا ذکر ہے میں نے والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہم تو لوگوں سے احمدیت کے متعلق لمبی لمبی بحثیں کرتے ہیں لیکن بہت کم کسی پر اثر ہوتا ہے برعکس اس کے آپ کے ساتھ دو چار دفعہ بھی جو عورت مل لیتی ہے ضرور متاثر ہو جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا بیٹا میں کوئی پڑھی لکھی عورت نہیں ہوں اور کوئی علم میں نے حاصل نہیں کیا بس اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں اور اس سے محبت کرتی ہوں۔" میں نے خیال کیا کہ سارے علوم کا نچوڑ تو یہی ہے۔

کوئی بندہ کسی بندے کی دنیا میں عیب پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی قیامت میں عیب پوشی کرتا ہے۔

ہفت روزہ لاہور کا ایک اداریہ

## رعونتِ فکر

ایک قاری کی فرمائش خاص پر

ماہرین نفسیات کے نزدیک "رعونت فکر" ہمیشہ "احساس برتری" کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور اس احساس کا ذرا سا قدم بھی غلط ڈگر پر پڑ جانے سے یہ تکبر و نخوت کے سانچوں میں ڈھل جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اس احساس کے پیدا ہونے کی بھی متعدد وجوہ ہیں۔ مثلاً"

جہالت۔ انفرادی ہو یا اجتماعی

مال حرام۔ خواہ وہ زہد و شرع کے کتنے ہی پردوں کی اوٹ میں کمایا گیا ہو۔

جتھے بندی۔ کے بل پر دل و دماغ پر خواہ مخواہ حاوی ہو جانے والا احساس تفاخر و طاقت۔

قانون۔ کو ہاتھ میں لینے کی مذموم جسارت

اختیارات۔ کا کسی ایک جماعت کے لئے مختص ہو جانا اور

احساس کمتری۔ پر غالب آنے کی سعی معکوس وغیرہ وغیرہ

جہالت کے نتیجے میں پیدا ہونے والا احساس برتری (یعنی رعونت فکر کا خالق) نہ عام طور پر مہلک ہوتا ہے اور نہ ہی لاعلاج اگر فطرت سعید ہو۔ گوش ہوش وا ہو۔ اور طبیعت کو دردمندانہ مشوروں اور پرخلوص نصائح سے گریز نہ ہو تو نہاں خانہ جبلت میں چھپی ہوئی سعادت کبھی اس مرض کے اثرات پر غالب بھی آسکتی ہے۔

مال حرام اور سہل الحصول دولت بھی انسان کو اپنی ہستی سے باہر کر دیتی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ دولت ہی کو ہر مرض کی دوا سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنی سوچ کو ہر دوسرے شخص کی سوچ سے برتر و اکمل بھی مہر و مروت۔ شرافت و دیانت۔ بھائی چارہ معاشرتی ربط و ضبط اور خدا کا خوف القصہ ہر اخلاقی قدر بھی دولت سے خریدی اور حاصل کی جا سکتی ہے یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے پیدا کرنے والے سے بھی فریب کاریاں کرنے لگتا ہے۔ یعنی عوام کی بے محابہ جیبیں کترنے کے بعد۔ چند ٹکے فقراء میں تقسیم کر دیئے۔ یا کبھی راہزنی۔ لوٹ مار۔ ڈاکہ زنی۔ قمار بازی اور اس نوعیت کے دوسرے اخلاقی جرائم اور بدعنوانیوں سے حاصل ہونے والی دولت میں سے چند دیگیں غرباء کے لئے کسی مزار پر چڑھا دیں اور جان لیا کہ اس نے خدا کا خانہ بھی پُر کر دیا ہے۔ اب اس کے لئے ہر حرام حلال ہے۔ رعونت فکر کی یہ بدترین صورت رفتہ رفتہ اسے "قناعت" کی نعمت غیر مترقبہ سے محروم کر دیتی ہے۔ اس نعمت غیر مترقبہ جس سے شریفانہ ربط و ضبط۔ جز رسی۔ باوقار کفایت اور اپنی چادر کے مطابق پاؤں پسارنے کی روشن راہیں پھوٹتی ہیں۔

جتھے بندی کا سہارا ابھی دیرپا نہیں ہوتا اور کسی انسان کی دھونس ہیبت و شوکت کا رنگ بھی اختیار کر لے جب بھی یہ دھونس ایک مخصوص رقبے اور علاقے تک محدود رہتی ہے کیوں کہ جتھے بندی کا یہ غرور تو کسی بھی علاقے سے سر ابھار سکتا ہے۔ ایسی رعونت فکر (اس میں مبتلا کو) بہت جلد بے راہ روی' ذہنی آوارگی اور جرائم پروری کی راہوں پر ڈال دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ قانون شکنی کی راہوں پر "بگٹٹ" بھاگنے لگتا ہے اس کی نگاہوں میں نہ اپنی جان کی کوئی قدر و قیمت رہتی ہے نہ دوسروں کی جانوں کی۔ وہ ہر وقت بنی نوع انسان کو دکھ دینے کی تدبیریں سوچتا رہتا ہے یہاں تک کہ ایک دن قانون (جو ہمہ وقت اس کے تعاقب میں ہوتا ہے) اس کی گردن دبوچ لیتا ہے۔

رعونت فکر کی سب سے خطرناک صورت وہ ہوتی ہے جب کسی خطہ ارض کے تمام سیاسی و انتظامی اختیارات کسی ایک فرد یا اس کے ہاتھ پر سیاسی بیعت کرنے والی کسی ایسی جماعت میں جمع ہو جائیں جس کے سربراہ کو ہر وقت ابن الوقت اور خوشامدی گھیرے رہتے ہوں۔ یہ رعونت فکر عام طور پر ملکوں اور قوموں کی تباہی پر منتج ہوتی ہے۔ اور ایک دن ان کی تمام شوکتوں اور تمکنتوں کو لے ڈوبتی ہے۔ ایسا شخص بہت جلد اپنے آپ کو ملک کا سب سے "بڑا محب وطن" بلکہ اس کا دوسرا نام سمجھنے لگتا ہے۔ اس کی پالیسیوں اور اقدامات سے اتفاق نہ کرنے والے "وطن دشمن" اور "غدار وطن" کہلاتے ہیں جنہیں وہ ہر قسم کے تشدد اور بہیمیت کا نشانہ بنانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

تمام اختیارات کسی ایک فرد یا جماعت کے ہاتھ میں نہ جانے پائیں تاکہ ہر با اختیار کے ذہن و احساس کی گردن پر احتساب کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ فضل

# بنات طیبات

صادقہ فضل اپنی کتاب بنات طیبات میں لکھتی ہیں:-

حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ کی شادی کے پانچ برس بعد مکہ میں پیدا ہوئیں۔ یعنی آپ کی پیدائش آنحضرت ﷺ کو نبوت عطا ہونے سے دس برس پہلے ہوئی۔ رسول اکرم ﷺ اس وقت تیس برس کے اور حضرت خدیجہؓ ۴۵ برس کی تھیں چونکہ حضرت خدیجہؓ خود بہت عبادت کرنے والی تھیں۔ بہت اعلیٰ اخلاق کی مالکہ تھیں آپ ایک امیر خاتون تھیں۔ گھر میں لونڈیاں موجود تھیں لیکن پھر بھی بچیوں کی تربیت کا خود خاص خیال کرتی تھیں۔ آپ کی تمام صفات آپ کی بچیوں میں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ چنانچہ خود حضرت خدیجہؓ بے حد سلیقہ شعار تھیں اس لئے تمام بچیوں میں بھی بے حد سلیقہ تھا۔

حضرت خدیجہؓ کی بہن کا نام ہالہ تھا ان کی شادی قریش کے مشہور سردار ربیع سے ہوئی تھی۔ ان کا ایک بیٹا جس کا نام ابو العاص تھا۔ حضرت خدیجہؓ کو اپنے اس بھانجے سے بڑی محبت تھی۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ان کا لقب لقیب تھا۔ یہ چھوٹی ہی عمر میں اپنی دیانت داری کی وجہ سے مشہور تھے۔ آنحضرت ﷺ کو نبوت عطا ہونے سے قبل ہی حضرت زینبؓ کا نکاح ابو العاص سے ہوا۔ حضرت زینبؓ کی عمر اس وقت دس برس نہ تھی آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں کیا دیا اس کے متعلق تاریخ کی کتابوں یا احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ البتہ کئی روایات کے مطابق ایک ہار عقیق یمنی کے بارے میں ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے ان کو دیا تھا۔ ویسے خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک آنحضرت ﷺ پر نبوت کی بھاری ذمہ داری نہیں تھی۔ اور خود حضرت خدیجہؓ بھی زندہ تھیں اس لئے حضرت زینبؓ کو حضرت فاطمہؓ کی نسبت زیادہ جہیز ملا ہو گا۔ کیونکہ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت ایک تو والدہ یعنی حضرت خدیجہؓ زندہ نہ تھیں اور پھر آنحضرت ﷺ اپنی امت کو یہ نمونہ دینا چاہتے تھے کہ شادی بیاہ جہیز وغیرہ امور میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔

جب آنحضرت ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا اسی وقت حضرت زینبؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ البتہ ان کے شوہر ابو العاصؓ ہجرت کے کئی سال بعد ایمان لائے۔

حضرت زینبؓ اور ابو العاصؓ کا آپس میں بہت پیار تھا۔ حضرت زینبؓ اپنے شوہر کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ کافروں نے ابو العاصؓ کو بہت کہا کہ آنحضرت ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دو ہم قریش خاندان میں جہاں تم چاہو گے شادی کرنے کو تیار ہیں مگر ابو العاصؓ نے ان کا کہا ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں زینبؓ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس پر کافروں نے ان کو تنگ کرنے اور نقصان پہنچانے کی بہت کوشش کی مگر ان تمام باتوں کے باوجود ابو العاصؓ نے حضرت زینبؓ کو نہ چھوڑا اور محبت میں ذرا بھر کمی نہ آئی۔ نبوت کے تیرھویں برس انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ چلے گئے اس وقت حضرت زینبؓ اپنے شوہر کے ساتھ مکہ میں تھیں۔

بدر کی جنگ میں جو قیدی تھے۔ ان میں آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ اور آپ کے داماد حضرت ابو العاصؓ بھی تھے آنحضرت ﷺ کی نظر میں سب قیدی برابر تھے۔ دشمن ہونے کے لحاظ سے جب سب سے تاوان جنگ لیا گیا تو ان دو سے بھی ویسے ہی لیا گیا۔ مکہ میں جب سرداروں کے قتل اور قیدی ہونے کی خبر پہنچی تو وہاں کہرام مچ گیا۔ بہت شور پڑا جن لوگوں کے رشتہ دار قیدی تھے۔ انہوں نے ان کو آزاد کرانے کے لئے فدیہ بھجوایا۔

جب حضرت زینبؓ کو علم ہوا کہ ان کے شوہر ابو العاصؓ بھی قیدی ہیں تو انہوں نے بھی اپنے دیور عمرو بن ربیع کو اپنا عقیق یمنی کا ہار دے کر روانہ کیا تاکہ یہ فدیہ میں دے کر ان کو آزاد کرا لیا جائے۔ جب یہ ہار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اسے دیکھ کر آپ ﷺ کو حضرت خدیجہؓ کی یاد آئی۔ یہ وہی ہار تھا جو انہوں نے حضرت زینبؓ کی شادی پر جہیز میں دیا تھا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا اگر تم مناسب خیال کرو تو یہ ہار بھی واپس کر دو۔ اور ابو العاص کو بھی رہا کر دو۔ کیونکہ یہ ہار زینبؓ کے پاس ماں کی نشانی ہے مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے جذبات کا خیال کر کے ہار واپس کر دیا مگر ابو العاصؓ کو آنحضرت ﷺ کا داماد ہونے کی وجہ سے بغیر فدیہ وصول کئے معاف بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ اصول کے مطابق جب ہر قیدی سے فدیہ لیا گیا تھا تو ان سے بھی ضرور کچھ نہ کچھ فدیہ لینا تھا۔ اس لئے طے یہ ہوا کہ ابو العاصؓ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو مکہ سے مدینہ بھجوا دیں یہی ان کا فدیہ ہو گا۔

جب ابو العاصؓ آزاد کر دیئے گئے تو چونکہ وعدہ کے مطابق انہیں (بطور فدیہ) حضرت زینبؓ کو مدینہ بھجوانا تھا اس لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارث کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ وہ حضرت زینبؓ کو لے آئیں مکہ جاتے ہی ابو العاصؓ نے اپنے بھائی کنانہ بن ربیع کے ہمراہ حضرت زینبؓ کو بھیج دیا۔ حضرت زینبؓ نے اپنے جانے کے بارہ میں خاموشی اختیار کی کسی سے اس کے متعلق ذکر نہ کیا حالانکہ جب سفر کی تیاری کر رہی تھیں تو ان کے پاس ہند بنت عتبہ آگئیں اور پوچھا کہ اپنے باپ کے پاس جا رہی ہو آپؓ نے جواب میں صرف اتنا کہا کہ جو خدا کو منظور ہو۔ ہند کو تو چونکہ شبہ تھا کہ یہ جا رہی ہیں۔ اس نے دوبارہ کہا کیوں چھپاتی ہو کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں لا دیتی ہوں۔ روایت ہے کہ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ بے شک ہند کی باتوں میں بہت خلوص تھا جو چیز میں کہتی وہ لے بھی آتی لیکن اس وقت میں نے بتانا کچھ مناسب خیال نہ کیا اور چپ رہی۔ جب حضرت زینبؓ کو ساتھ لے کر ان کا دیور کنانہ روانہ ہونے لگا تو اس نے اپنے ساتھ ہتھیار لے لئے کیونکہ اسے قریش سے ڈر تھا کہ جب ان کو حضرت زینبؓ کے اپنے باپ آنحضرت ﷺ کے ہاں جانے کا علم ہو گا تو ضرور جھگڑا فساد کریں گے۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ جب حضرت زینبؓ کو اونٹ پر بٹھایا تو قریش کو علم ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دور ذی طویٰ کے مقام پر پہنچے تھے کہ قریش کے ایک گروہ نے آگے آ کر روک لیا ان لوگوں میں حضرت خدیجہؓ کا چچا زاد بھائی ہبار بن اسود بھی شامل تھا۔ اس نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ آگے بڑھ کر نیزہ کے ساتھ حضرت زینبؓ پر حملہ کیا آپ اونٹ پر سے گر پڑیں آپ کو شدید چوٹ آئی اس وقت آپ حاملہ تھیں چوٹ لگنے سے حمل ضائع ہو گیا۔ یہ دیکھ کر کنانہ بہت غصے میں آگیا اور تیر نکال لئے۔ اور کہا جو سامنے آئے گا تیروں کا نشانہ بنے گا۔ ابو سفیان کو جو ان کا سردار تھا خوب علم تھا کہ اگر اس وقت جھگڑا زیادہ بڑھا تو معاملہ بہت خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں ذرا سی لڑائی جھگڑے بھی بہت لمبے عرصے تک چلتے تھے۔ پھر قریش کے سردار ابو سفیان نے آگے بڑھ کر کنانہ سے کہا ٹھہرو میں نے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ ابھی تیر نہ نکالو پھر کنانہ سے کہا دیکھو کنانہ محمد ﷺ وہ شخص ہیں جس کی وجہ سے قریش اور سارے عرب بھی بہت زیادہ ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ اب اس طرح اگر تم سب کے سامنے ان کی بیٹی کو لے جاؤ گے تو اس میں ہماری بہت بے عزتی کی بات ہے اور لوگ ہم کو کمزور اور بزدل سمجھیں گے اور یہ بات ہماری بدنامی کا باعث ہو گی۔ اس وقت تو یہی بہتر ہے کہ تم ان کو لے کر گھر واپس جاؤ پھر کسی وقت رات کو ان کو لے جانا۔ ہم دونوں کی اس میں بھلائی ہے۔ یہ باتیں سن کر کنانہ حضرت زینبؓ کو گھر لے گئے اور مکہ والے یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ محمد ﷺ کی بیٹی کو ہم نے باپ کے پاس جانے سے روک لیا ہے۔ پھر ایک رات کنانہ نے حضرت زینبؓ کو ساتھ لیا اور بطن یاجج میں زید بن حارث کے سپرد کر دیا اور خود مکہ واپس آگئے۔

حضرت زینبؓ چونکہ بے حد خوش اخلاق محبت کرنے والی اطاعت گزار اور سگھڑ خاتون تھیں یہی وجہ ہے کہ ابو العاصؓ کو ان سے بہت محبت و پیار تھا۔ اسی محبت کے باعث انہوں نے باوجود قریش سرداروں کے دباؤ ڈالنے کے بھی کہ محمد ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دو ہم تمہاری شادی جہاں چاہو گے کرا دیں گے کہا تھا کہ کوئی عورت زینبؓ کا بدل نہیں ہو سکتی اور جب زینبؓ مدینہ تشریف لے گئیں تو ابو العاصؓ بے حد اداس رہتے اکثر حضرت زینب کو یاد کرتے رہتے۔ طبقات میں لکھا ہے کہ آپ ایک بار سفر شام میں تھے کہ بی بی زینبؓ کو بہت یاد کیا اور شعر کہے۔
"جب میں موضع سے گزرا تو زینبؓ کو بہت یاد کیا۔ اور دل سے بے ساختہ دعا نکلی خدا اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو حرم میں سکونت پذیر ہے" محمد ﷺ کی لڑکی کو خدا جزائے نیک دے اور ہر شوہر اس بات کی تعریف کرتا ہے جس کو وہ خوب جانتا ہے۔"

---

نعمائے الٰہی کو بیان کرنا شکر ہے اور بیان نہ کرنا ناشکری ہے جو تھوڑی چیز پر شکر نہیں کرتا اسے زیادہ چیز پر شکر کی توفیق بھی نہیں ملتی جو انسانوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے بھی محروم رہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات- ـــــ نون سین

# عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی

بتایا گیا ہے کہ ١٩٩٤ء کی پہلی سہ ماہی میں عدلیہ کو انتظامیہ سے مکمل طور پر الگ کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں مکمل تیاری کر لی ہے۔ سب سے اہم سوال اس سلسلے میں پیدا ہونے والا مالیات کا تھا۔ اور یہ مسئلہ حکومت نے حل کر لیا ہے۔ انہوں نے ایک نوٹی فکیشن جاری کر کے چیف ججوں کو جن کا تعلق سپریئر عدالتوں سے ہے مالی امور میں آزاد کر دیا ہے کہتے ہیں کہ ایک ماہر سینیٹر نے کہا ہے کہ عدلیہ کے انتظامیہ سے الگ ہونے میں سب سے بڑی مشکل اور سب سے اہم مسئلہ مالیات ہی کا تھا۔ جب تک یہ مسئلہ حل نہ ہو جاتا۔ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے پہلے قدم کے طور پر مالیات میں عدلیہ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ ایک سرکاری افسر نے یہ بھی کہا کہ ایک جج کو اسے فیصلہ کرنے میں اس بات کی سہولت ملنی چاہئے کہ اس پر کسی قسم کا کسی طرف سے کوئی مالی دباؤ بھی نہ ہو اور کسی خاص طرف اس کے میلانات بھی ایسے نہ ہوں جو مالیات سے تعلق رکھتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایک نہایت اچھی عدلیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتظامیہ اور مقننہ سے الگ ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر نہیں کہا جا سکتا کہ فیصلہ کرنے کا معیار کس طرح مقرر کیا جائے۔

## بھارت / ہوائی جہازوں کی مرمت کا مرکز

بھارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیل کی بڑی ایروناٹیکل فرم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کی مرمت کا ایک مرکز ہندوستان میں قائم کرے۔ اس طرح بھارت کی نجی ہوائی کمپنیوں کو خاصی آسانی رہے گی۔ اسرائیل کی سرکاری ائیر کرافٹ انڈسٹری لمیٹڈ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ وہ بھارت میں اپنا ایک شریک کار تلاش کر رہے ہیں جو کم از کم ایک کروڑ ڈالر اس کام میں لگا سکے۔ اگر یہ مرکز قائم ہو گیا تو بھارت میں یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ بوئنگ اور دوسرے بڑے بڑے امریکی جہازوں کی ملک کے اندر ہی مرمت ہو سکے۔ آئی۔ اے۔ ای جنوبی ایشیاء میں یہ سب سے پہلا مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے مقابلے میں فرانس کی ایک کمپنی بھارت میں ایسا ہی کرنا چاہتی ہے۔ فوجی امور کے علاوہ اسرائیل نے کہا ہے کہ ہم شہری آسانیوں کے لئے بھی اپنی مارکیٹ کو وسعت دینا چاہتے ہیں۔ ان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں شریک کار بننے کی تمنا ہے۔ اور وہ اس سلسلے میں گفت و شنید جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آغاز کار میں دس نجی ہوائی کمپنیاں اس سے فائدہ اٹھا سکیں گی۔

## سپیکر قومی اسمبلی

سید یوسف رضا گیلانی سپیکر قومی اسمبلی جو ایک پارلیمانی وفد کے ہمراہ آسٹریلیا کے دورہ پر ہیں انہوں نے آسٹریلیا سے کہا ہے کہ وہ سفارتی اور سیاسی مدد کے ساتھ کشمیر کے تنازعے کے حل کئے جانے میں مدد دے۔

انہوں نے آسٹریلیا کو بتایا کہ پاکستان یہ چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قرردادوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو حق خودارادیت دیا جائے آپ ایک عشائیہ کے موقعہ پر خطاب کر رہے تھے۔ یہ عشائیہ سینٹ کے صدر اور ایوان نمائندگان کے سپیکر نے انہیں دیا تھا۔ سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ بھارتی فوجیوں نے مقبوضہ کشمیر میں انتہائی مظالم کا دور دورہ کر رکھا ہے ان کے مظالم کی اس سے پہلے کہیں مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ جمہوری نظام حکومت رکھنے والے ممالک جن میں سے آسٹریلیا بھی ایک ہے آگے بڑھ کر بھارت کی فوجوں کے مظالم کو روکیں۔ مسٹر گیلانی نے آسٹریلیا کی اس پیش کش کو قبول کر لیا کہ وہ بحر ہند میں ایک ایسا زون قائم کرنے کی حمایت کرتے ہیں جہاں پر ایٹمی خطرہ موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ساؤتھ پیسیفک کو ایسا ہی علاقہ قرار دینے کے لئے پاکستان آسٹریلیا کی حمایت کرتا ہے۔ سپیکر موصوف نے کہا کہ اب ایسا لگتا ہے کہ عالمی طور پر ان معاملات کے لئے فضاء پہلے سے زیادہ سازگار ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپس کے چھوٹے موٹے جھگڑے ختم کر کے استحکام کی طرف قدم اٹھایا جائے اور ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اگر باقاعدگی کے ساتھ پارلیمانی گروہوں کی ایک دوسرے کے ممالک میں آمد و رفت رہے خاص طور پر پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تو دونوں ممالک کے اور نتیجۃً دنیا بھر کے حالات زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے زراعت کے میدان میں بجلی، ٹیلی کمیونی کیشن اور تجارت کے سلسلے میں تعاون کی اپیل بھی کی اور پاکستان کی طرف سے یقین دہانی بھی کرائی۔

## چین تائیوان / ہائی جیکنگ

ایک دوسرے سے علیحدگی کے ٤٤ سال بعد چین اور تائیوان کی آپس میں بلاواسطہ گفت و شنید ہوئی ہے یہ گفتگو پانچ روز تک جاری رہی اور مختلف مشکل مسائل زیر بحث آئے۔ سب سے اہم مسئلہ ہوائی جہاز ہائی جیک کرنے والوں کو تائیوان سے چین واپس کرنا تھا۔ چین مطالبہ کرتا ہے کہ جب بھی اس کا کوئی جہاز اغوا کر کے تائیوان لے جایا جائے تو ہائی جیک کرنے والوں کو فوری طور پر واپس چین بھیجا جائے۔ اگرچہ چین ایسے لوگوں پر مقدمہ تو چلاتا ہے اور انہیں سزا بھی دی جاتی ہے جیسا کہ گزشتہ دنوں ایک ہائی جیکر کو دس سال قید کی سزا دی گئی تھی لیکن چین کا مطالبہ یہ ہے کہ یہ کافی نہیں کہ تائیوان ان پر مقدمہ چلائے ایسے تمام لوگوں کو فوری طور پر چین کے حوالے کر دینا چاہئے تاکہ چین اپنے قوانین کے مطابق اغوا کنندگان پر مقدمہ چلائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال چین کے بارہ ہوائی جہاز اغوا کر کے تائیوان لیجائے جا چکے ہیں اور غالباً ان میں سے کسی ہائی جیکر کو واپس چین نہیں بھیجا گیا۔ یہ گفتگو جواب ان دونوں کے درمیان ہوئی ہے۔ ہائی جیکنگ کے علاوہ بھی بعض مسائل اس میں زیر غور آئے۔

## پی ایل او / اسرائیل معاہدہ

گزشتہ ہفتہ کے روز اسرائیل نے بتایا کہ وہ پی۔ ایل۔ او کے ساتھ غیر رسمی طور پر گفت و شنید کر رہا ہے۔ تاکہ فلسطینیوں کے حق خودارادیت کا جو معاہدہ ہوا تھا اسے جلد از جلد زیر عمل لایا جائے۔ اسرائیل کے نمائندے نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ وہ مختلف طریق اختیار کر کے پی۔ ایل۔ او۔ کو اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ حق خودارادیت بہرحال انہیں مل کر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے شروع میں جس ڈرافٹ پر دستخط کئے تھے اس میں اصول درج ہیں۔ ان اصولوں کو عمل میں لانے کے لئے مختلف مواقع پر گفت و شنید ہو چکی ہے۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جو اس معاہدے کی تکمیل میں رکاوٹ بن رہی ہیں لیکن ہماری کوشش ہے کہ ہم پی۔ ایل۔ او کو اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ حق خودارادیت بہرحال مل کر رہے گا۔ تاریخیں کوئی ایسی مقدس چیز نہیں ہوتیں کہ ان کو کسی صورت میں بدلا نہ جا سکے اور تاریخوں کے بدلنے سے معاہدہ اس طرح متاثر نہیں ہوتا کہ اسے ناقابل عمل قرار دے دیا جائے۔ عنقریب اس بات کا امکان ہے کہ یہ مسئلہ اچھی طرح حل ہو جائے۔ پی۔ ایل۔ او کی طرف سے جو وفد گفت و شنید میں شامل ہو گا یہ گفت و شنید ناروے میں ہو گی اس کے افراد پی۔ ایل۔ او کے اعلیٰ افسران ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ ناروے میں جو گفت و شنید ہو گی وہ خاصی مفید اور اطمینان بخش ہو گی۔ یہ گفت و شنید سوموار کے روز ہونا قرار پائی تھی اب تک گفت و شنید یقیناً ہو چکی ہو گی اور طرفین نے اپنا اپنا موقف پیش کر کے اس بات کی کوشش کی ہو گی کہ حق خودارادیت کے معاہدے کو عمل میں لایا جائے۔

## بھارتی خارجہ پالیسی

نئی دہلی سے شائع ہونے والے روزنامہ سٹیٹس مین نے اپنے ایک اداریہ میں کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور وزیر اعظم نرسیما راؤ کی ملاقات امن کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اخبار نے ان تمام مواقع کا ذکر کیا ہے جب دونوں ممالک کے درمیان اسی سلسلے میں گفت و شنید ہوتی رہی ہے اور ان کا ذکر کر کے اخبار نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہماری خارجہ پالیسی تو یہ ہے کہ دیگر ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی خاص کارروائی نہیں کی جاتی۔ خاص طور پر گفت و شنید کے بعد ہم جہاں پہلے کھڑے تھے وہیں کھڑے رہتے ہیں۔ اخبار نے اس ساری بات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ خاص غلطی جو کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں وہ اس سے مختلف ہے جو باقی دنیا ان معاملات کے متعلق کہتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اخبار مذکور اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے کہ بھارت کی بہت سی پالیسیاں عالمی مفاد میں نہیں ہیں۔ یا عالمی سوچ کے مطابق نہیں ہیں چاہئے تو یہ کہ دنیا بھر کے نظریات کو سامنے رکھا جائے اور جو کچھ اپنے اور دنیا کے لئے مفید ہو اس پر عمل کیا جائے لیکن بعض اوقات ایسا نہیں کیا جاتا اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اخبار مذکور نے متنبہ کیا ہے کہ یہ پالیسی بدل دینی چاہئے اور جتنی جلدی اسے بدلا جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah



سکے اتنا ہی بہتر ہے۔ ہمیں دوسروں کی پکار کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ہمیں گفت و شنید میں اس بات کا پوری طرح خیال رکھنا چاہئے کہ جو باتیں عالمی طور پر مفید ثابت ہو سکتی ہیں ان سے کسی طرح بھی گریز نہ کیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۴

خدشہ کی تلوار ہر وقت آویزاں رہے۔

کسی ایک فرد یا جماعت کے ہاتھ میں تمام اختیارات کا جمع ہو جانا صائب اختلافات اور تعمیری تنقید کی راہیں مسدود کر دیتا ہے۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ کتنی ہی حکومتیں صرف اس لئے تباہ و برباد ہو کر بہت جلد اپنے انجام کو پہنچ گئیں کہ ان کے سربراہوں نے اپنے آپ کو عقلِ کُل اور ہر قسم کی تنقید سے بالا اور ہر احتساب سے بلند سمجھ لیا۔ اور جلد ہی ایسے کُھل کھیلے کہ مخلوق خدا کے لئے "عذاب کا روپ دھار گئے" اور پھر ایک دن ایسا بھی آیا کہ عزتیں، رفعتیں، اور حکومتیں مرحمت فرمانے والے مالک الملک کے ایک ادنیٰ سے اشارے سے ان کی شوکتوں اور ہستیوں کے تمام محل زمین بوس ہو گئے۔

رہی رعونت فکر کی آخری قسم یعنی احساس کمتری کو دبانے کے لئے برتری کے تبختر کا اظہار تو ایسی کوشش اکثر بزدلوں کو ظالم بنا دیتی ہے کیونکہ "بہادر" نام رکھ دینے سے تو بزدلی ختم نہیں ہوتی نہ "ذہین" قرار دینے سے کسی کا "کند ذہن" ہونا ہی چھپ سکتا ہے۔ اس لئے ایسا شخص کوشش کرتا ہے کہ ظلم و تشدد سے اپنی جعلی بہادری و ذہانت کا بھرم برقرار رکھے۔ اس کی نگاہ ہمیشہ اپنے مخالفوں کے جوہروں کے بجائے ان کی کمزوریوں پر لگی رہتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ دوسروں کی اچھائیوں کو بھی "برائیاں" قرار دینے کا لاعلاج مریض بن جاتا ہے۔ اور اس کی نگاہ اچھے اور برے کی تمیز سے محروم ہو جاتی ہے۔"

(ہفت روزہ لاہور ۴ دسمبر ۱۹۹۳ء)

# اطلاعات و اعلانات

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رضوان احمد ملک صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کو مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرحان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید کا پہلا پوتا اور مکرم ملک منیر احمد صاحب آف کلر سیداں ضلع راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم فہیم خالد رانا صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم محمد خان صاحب رانا ایڈووکیٹ بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "احیاء الدین" عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صاحب عمر و اقبال، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک بہاول شیر صاحب برادر نسبتی مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی لاہور میں مورخہ ۹۳-۱۲-۱۴ کو بقضائے الٰہی قریباً ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو آبائی گاؤں کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ بہت مخلص احمدی تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب آف ننکانہ صاحب مورخہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ۵۲ سال کی عمر میں میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئے۔ آپ بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ۱۹۸۹ء میں ننکانہ صاحب کی بیت الذکر کی حفاظت کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئے تھے اور اسی سلسلہ میں ایک مقدمہ میں ملوث تھے۔ ۱۴۔ دسمبر کو جس دن آپ کی تدفین ہو رہی تھی۔ شیخوپورہ کی عدالت میں اس روز ان کے مقدمہ کی پیشی تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

## تحریک جدید کی مالی قربانی میں شایان شان حصہ لیں

### مخلصین جماعت سے اپیل

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نیم شبی دعاؤں اور شب و روز کی محنت شاقہ کو قبول فرماتے ہوئے جو مشنہائے بیرون میں غیر معمولی توسیع فرمائی ہے۔ اس کے ایمان پرور نتائج پر جہاں ہم سجدہ شکر بجالاتے ہیں وہاں اس امر پر بھی غور و عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی نسبت سے ہمیں قربانیوں میں کتنا اضافہ اپنے محبوب امام کے حضور پیش کرنا چاہئے اس اہم نکتہ کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنے حین حیات میں ہی بیان فرما گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔

"صاحب ایمان کو چاہئے کہ جس قدر بھی اس سے ہو سکے قربانی کرے لیکن ہو سکنے کا فیصلہ اپنے دل سے نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس وقت دین کو کس قدر قربانی کی ضرورت ہے اور وہ اس سے کیسی قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی دینی ضرورت ایسی نہیں پیدا کی جاتی کہ جس کے پورا کرنے کے لئے اس وقت کے لوگوں میں طاقت اور ہمت نہ ہو بلکہ ایسی ہی پیدا کی جاتی ہے جس کو لوگ پورا کر سکیں اس لئے دین کی ضرورت کو دیکھ کر قربانی کرنی چاہئے اور یہ وسوسہ ہرگز دل میں نہ آنے دینا چاہئے کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا ہے اب کرنے کی ضرورت نہیں یا ہم کچھ نہیں کر سکتے"۔

(الفضل ۶۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے دنیا بھر کے ممالک کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں تو تحریک جدید کے مالی جہاد میں سابقہ معیار کی قربانیاں مکتفی نہ ہوں گی مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں میں سال نو کے لئے غیر معمولی اضافہ پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ نکتہ جماعت کے سامنے بار بار بیان کر کے موجودہ وقت کے تقاضے کے مطابق اور تحریک جدید کے شایان شان وعدے حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۲

سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ رضا کا چہرہ ناراضگی سے زیادہ روشن ہے۔ اس لئے آپ نے گہری حکمت سے یہ پیاری دعا مانگی۔

خطبے کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی ابھی قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ قادیان کے جلسہ کے افتتاحی روز ۱۰ ہزار احمدی مرد و زن جلسہ میں شریک ہیں اور حضور کا خطبہ وہاں پر بڑی صاف تصویر اور آواز سے دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنی طرف سے اور ساری جماعت کی طرف سے قادیان کے جلسہ میں شریک تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتا ہوں۔

خطبہ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر الٰہی کے ضمن میں اور متعدد احادیث اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔


ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

7 . 6 . 5

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو ملتان میں

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پُرامید واحد علاجگاہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دُکھی عورتوں کیلئے

دُکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

ہوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ فون 212355

☎ 218527

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

12 تا 15

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

**ربوہ:** ۲۷۔دسمبر۔ سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۵ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف نواز کیس میں اپوزیشن کے ہاتھ صاف ہیں تو اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم پر اس کیس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کا الزام غلط ہے۔ نواز دور میں میرا حشر ذوالفقار علی بھٹو جیسا کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بیوروکریسی کو حکومت کے تابع رہنا پڑے گا۔ پنجاب کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں صوبائی حکومت کی کارکردگی سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے محض مخالفت اور واک آؤٹ کی پالیسی بنا رکھی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں نواز شریف اور سپیکر کے خلاف تحریکیں پیش کی گئیں۔ تاہم قومی اسمبلی میں کشیدگی کے باعث کارروائی ملتوی کرنا پڑی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر نے ابھی تک ضلع گورنروں کی تقرری کے بارے میں ہم سے بات چیت نہیں کی۔ ضلع گورنروں کی نامزدگی پیپلز پارٹی کے منشور کا حصہ ہے تاہم امید ہے کہ دونوں جماعتوں کی اعلیٰ سطحی قیادت کے اجلاس میں اتفاق رائے ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپوزیشن کے تیس ارکین کو توڑنے کی بات نہیں کی۔ وزیر اعظم کے حالیہ دورۂ لاہور کے موقع پر اپنی غیر حاضری کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میں نے ان سے پیشگی اوکاڑہ جانے کی منظوری لے لی تھی۔

○ پنجاب اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر شہباز شریف نے کہا ہے کہ اگر منظور وٹو نے ہمارا ایک بھی ایم پی اے توڑا تو ہم منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ تو خود بے نظیر کی قوت پر ناچ رہے ہیں ان سے کون رابطہ کرے گا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ امیروں کی سیاست ختم ہونے والی ہے اگلا وزیر اعظم ہمارا ہو گا۔ انہوں نے لندن سے ملتان کے جلسہ میں ٹیلی فون پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پر دہشت گردی کا الزام لگانے والے غیر ملکی ایجنٹ اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کراچی میں فسادات ایم کیو ایم نے نہیں کروائے سرکاری ایجنسیوں نے کروائے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم پنجابی سندھی اور بلوچی کے خلاف نہیں۔ ہم نے سیاست میں متوسط طبقے کو متعارف کروایا ہے۔

○ ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ شروع ہو گئی ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں روزانہ دو گھنٹے بجلی بند رہا کرے گی۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب محمد اکبر بگٹی کو حکومت میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ پنی پسند کے محکمے حاصل کر لیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر چین اور شمالی کوریا کے دورے پر روانہ ہو گئیں۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی ان کے ساتھ ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان بوسنیا کی غیر متزلزل حمایت جاری رکھے گا۔

○ ایک خبر کے مطابق پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے اتحاد کے لئے نواز شریف گروپ کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ نصرت بھٹو کے بیانات سے بھٹو کے مخالفین ہی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھٹو کی پھانسی پر جشن نہیں منایا بلکہ انہیں بچانے کے لئے آگے آگے رہا۔ نصرت بھٹو تو اپنی بیٹی کی توہین کرتی ہیں مجھے کیوں بخشیں گی۔

○ ملتان میں ہونے والے ایم کیو ایم کے جلسہ عام میں جھنڈیاں لاؤڈ سپیکر شامیانے سب کراچی سے آئے انہوں نے خود ہی سامان نصب کیا کسی مقامی آدمی سے مدد نہیں لی۔ جلسہ کے شرکاء بھی کراچی سے آئے۔ تھوڑی سی تعداد مقامی لوگوں کی بھی تھی۔

○ جی ٹی روڈ فیروز والا پر ایک فیکٹری میں ڈاکہ پڑا ڈاکو ٹرک لے کر آئے چوکیدار کو گولی مار دی اور سامان ٹرک میں لاد کر فرار ہو گئے۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانوں کے لاپتہ ہونے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تین سالوں میں ۱۲۸۔ افراد لاپتہ ہو چکے ہیں۔ سرکاری ایجنسیاں انہیں گرفتار کر کے ٹارچر سیلوں کے سپرد کر دیتی ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ منظور وٹو نے کہا ہے کہ ان کے مشیر ریاض فتیانہ نے نہ تو کوئی انتخابی بدعنوانی کی ہے اور نہ انہیں گرفتار کیا گیا۔

○ پنجاب مسلم لیگ کے قائم مقام صدر مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ صوبائی مشیر کی گاڑی سے بیلٹ پیپرز کی برآمدگی معمولی واقعہ نہیں۔ انہیں مستعفی ہو جانا چاہئے۔

○ فیصل آباد کے محلہ طارق آباد میں آگ لگنے سے چار دکانیں جل گئیں ایک کروڑ روپے کے نقصان کا اندازہ ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جنوری کے آخر میں امریکہ کا دورہ کریں گی۔

○ پنجاب میں بچوں سے جبری مشقت لینے پر مکمل پابندی لگا دی گئی آئندہ کسی بچے کو کھیتوں، گھروں، ہوٹلوں، دکانوں میں کام کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ بچوں کی پرائمری تعلیم اب حکومت کی ذمہ داری ہو گی وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس امر کا اعلان کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولیس کی طرف سے بدتمیزی کا کوئی واقعہ نوٹس میں آیا تو متعلقہ افسر کو اسی وقت فارغ کر دیا جائے گا۔ پولیس افسر اپنے علاقے میں ہونے والے جرائم کو درج کرنے اور چھان بین کے ذمہ دار ہونگے آئندہ ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا۔

○ نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ حکومت نے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی تو کھل کر میدان میں نکل آئیں گے۔

○ پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ اسرائیل سے تعلقات کے بارے میں عابدہ حسین اپنی صفائی پیش نہیں کر سکیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ نواز گروپ ایسے الزامات عائد کرنے سے باز رہے جس سے خود اسے بعد میں شرمندہ ہونا پڑے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ غریب شہریوں کے لئے نئی ٹرانسپورٹ سکیم متعارف کروائی جائے گی۔

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب میں قیادت کی تبدیلی کے لئے ہم پینالٹی سٹروک لگائیں گے۔ سابق وزیر شیخ رشید نے کہا کہ موسم اور سیاست کا کوئی اعتبار نہیں ملک کو مارشل لاء سے بچانا ہے تو دو ماہ کے اندر "دھوبی پٹڑا" لگانا ہو گا۔

○ شمالی کوریا اپنے ایٹمی پلانٹ کا معائنہ بین الاقوامی ماہرین سے کرانے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

## ربوہ میں لوڈشیڈنگ کے اوقات

صبح ساڑھے سات سے آٹھ بجے
دوپہر گیارہ سے بارہ بجے
شام چھ تا ساڑھے چھ بجے

**دواخانہ حکیم نظام جان**
اقصیٰ چوک ربوہ کا فون نمبر اب
212355 ہے۔
مینیجر

نئی ڈیجیٹل سیریل کی
**ربوہ ٹیلی فون ڈائریکٹری**
آگئی ہے آج ہی خرید فرمائیں
**عدنان جنرل سٹور بانو بازار**
اقصیٰ روڈ ربوہ

**بے اولاد**
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس
Rs 130/-
ATHRA COURSE Rs 125/- اٹھرا کورس
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
**کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی کمپنی** رجسٹرڈ
فون: سیلز 211233 کونسلنگ 606 دفتر 771 ربوہ

**ضرورت اکاؤنٹینٹ**
**ڈرائچ ٹیکسٹائل ملز**
سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد
تجربہ کار اور محنتی آدمی رابطہ قائم کریں۔
برائے رابطہ: بلال پیکجز نزد شادمان سینما
شادمان روڈ فیصل آباد۔ فون 53441

**پتہ**